



إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلُّ لِرَبِّكَ وَأَنْحِرْ



بیشک ہم نے عطا کیا تم کو اے محمدؐ الکوثر، لبذا نماز پڑھو تم اپنے رب کے لیے اور قربانی کرو۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عبدالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گردھی

الکوثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَاقْدِرْنَاهُ :

مند احمد میں ہے کہ رسول اللہ پر کچھ غنو دگی سی طاری ہوئی اور دفعہ سراخا کر مسکرائے پھر یا تو خود آپ نے فرمایا یا لوگوں کے اس سوال پر کہ حضور کیسے مسکرائے؟ تو آپ نے فرمایا مجھ پر اس وقت ایک سورت اتری پھر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحيم پڑھ کر اس پوری سورت کی تلاوت کی۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (۱)

یعنی ہم نے تجھے حوض کوڑا اور بہت کچھ دیا ہے۔

فَصَلُّ لِرَبِّكَ وَأَنْحِرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

اور پھر فرمایا جانتے ہو کوثر کیا ہے؟

لوگوں نے کہا اللہ اور اکار رسول ہی خوب جانتے ہیں۔

فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ،

هُوَ حَوْضٌ تَرْدُ عَلَيْهِ أَمْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

أَنِّيَّةٌ عَدَدُ الْأَجْوَمُ فِي السَّمَاءِ،

فرمایا وہ ایک جنت کی نہر ہے جس پر بہت بھلائی ہے جو میرے رب نے مجھے عطا فرماتی ہے جس پر
میری امت قیامت والے دن آئے گی اس کے ستراؤں کی گفتگی کے برابر ہیں۔

فَيُخْتَلِجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ: رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أَمْتَى،

فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَذْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ

بعض لوگ اس سے ہٹائے جائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ بھی میرے امتی ہیں تو کہا
جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کر ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں نکالی تھیں۔

مندگی اور حدیث میں ہے کہ حضور نے اس آیت کی حلاوت کر کے فرمایا کہ مجھے کوثر عنایت کی گئی ہے
جو ایک جاری نہر ہے لیکن گڑھائیں ہے اسکے دونوں کنارے موتی کے خیمے ہیں اسکی مٹی خالص مشک
ہے اسکے کنکر بھی پچھے موتی ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جسکے کنارے
دراز گروں والے پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت صدیقؓ نے سن کر فرمایا وہ پرندے تو بہت ہی
خوبصورت ہوئے۔ آپؓ نے فرمایا کہ ان میں بھی وہ بہت ہی لذیذ ہیں۔ (ابن حجر)

فائدہ:

صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ کوثر سے مراد وہ بھلائی اور خیر ہے جو اللہ
تعالیٰ نے آپؓ کو عطا فرماتی ہے۔

ابو بشرؓ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیرؓ سے یہ سن کر کہا کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ جنت کی ایک نہر ہے تو
حضرت سعیدؓ نے فرمایا وہ بھی ان بھلاکیوں اور خیر میں سے ہے جو آپؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
عنایت ہوئی ہیں۔

اور بھی ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس سے مراد بہت سی خیر ہے تو یہ تفسیر شامل ہے جو حوض
کوثر وغیرہ سب کو۔

کوثر ماخوذ ہے کہترت سے جس سے مراد خیر کثیر ہے اور اسی خیر کثیر میں جو حوض جنت بھی ہے جیسے کہ بہت سے مفسرین سے مردی ہے۔

حضرت ماجدؑ فرماتے ہیں کہ دنیا اور آخرت کی بہت بہت بھلا نیاں مراد ہے۔

علم رہنمای میں نبوت قرآن، ثواب آخرت کوثر ہے۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے کوثر کی تفسیر نہر کوثر سے بھی مردی ہے جیسے کہ ابن حجرؓ میں سندا مردی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کوثر جنت کی ایک نہر ہے جسکے دونوں کنارے سونا چاندی ہے جو یاقوت اور موسیٰ پر بہادر ہی ہے جس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ کوثر کیا ہے: بہت سے صحابہؓ اور تابعینؓ سے ثابت ہے کہ کوثر نہر کا نام ہے۔

فصلٌ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرٌ (۲)

پس تو اپنے رب کی نماز پڑھ اور قربانی کر،

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ جیسے ہم نے تمہیں خیر کشیر عنایت فرمائی اور ایسی پر شوکت نہر دی تو تم بھی صرف میری ہی عبادت کرو، خصوصاً نفل فرش نماز اور قربانی اسی وحدہ لا شریک له کے نام کی کرتے رہو۔

جیسے فرمایا

فَلَمَّا صَلَّى وَسُكُّنَ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتَى لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَبَدِيلَ أَمْرُنَّ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (162:6-163)

آپؐ فرمادیجھے کہ بالذین میری نماز اور میری ساری عبادات (قربانی) اور میرا جینا اور میرا منایہ سب خالص اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو مالک ہے سارے جہان کا۔ اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں سے پہلا ہوں۔

سے مراد قربانی سے اونٹوں کا نحر کرنا وغیرہ ہے۔

مشرکین سجدے اور قربانیاں اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کے نام کی کرتے تھے۔ تو یہاں حکم ہوا کہ تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی مخلصانہ عبادتیں کیا کرو۔

اور جگہ ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكُرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لِفَسْقٌ (121:6)

جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے نہ کھاؤ یہ تو فسق ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ مراد و انحر سے دائیں ہاتھ کا بائیں با تھوڑا پر نماز میں سینے پر رکھنا ہے۔

حضرت شعیؑ اس الفاظ کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔

حضرت ابو جعفر با قرآن فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نماز کے شروع کے وقت رفع الیدین کرنا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اپنے سینے سے قبل کی طرف متوجہ ہو۔

یہ تینوں قول ابن حجر میں منقول ہیں۔

یہ سب اقوال غریب ہیں، صحیح پہلا قول ہے کہ مراد انحر سے قربانیوں کا ذبح کرنا ہے۔

إِنَّ شَانِئَكُمْ هُوَ الْأَبْرُرُ (۳)

یقیناً سیرا و اشیاء ہی بے نام و نشان ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی! صحیح سے اور سیری طرف اتری ہوئی وہی سے دشمنی رکھنے والا ہی قلت و ذلت والا بے برکتا اور دم بریدہ ہے۔

یہ آیت عاص بن والل کے بارے میں اتری ہے۔ یہ پاہی جہاں حضور کا ذکر خیرستا تو کہتا اے چھوڑ دو وہ دم کٹا ہے اسکے پیچھے اسکی نرینہ اولاد نہیں، اسکے انتقال کرتے ہی اسکا نام دنیا سے اٹھ جائے گا۔ اس پر یہ مبارک سورۃ نازل ہوئی ہے۔

بزار میں ہے کہ جب کعب بن اشرف مک معظلمہ میں آیا تو قریشیوں نے اس سے کہا کہ آپ تو انکے سردار ہیں، آپ اس بچہ کی طرف نہیں دیکھتے؟ جو اپنی ساری قوم سے الگ تھلگ ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ افضل ہے۔ حالانکہ ہم حاجیوں کے اہل میں درد بست بیت اللہ ہمارے ہاتھوں میں ہے زمزم پر ہمارا قبضہ ہے۔ تو یہ خبیث کہنے لگا کہ میں تم اس سے بہتر ہو۔ اس پر یہ آیت اتری۔

اسکی سند صحیح ہے۔

اَتَرْ كَمْيَنَهْ ہیں تھا،

عرب کا یہ بھی محاورہ ہے کہ جب کسی کی نرینہ اولاد مر جائے تو کہتے ہیں اتر۔

حضور کے صاحبوں کے انتقال پر بھی انہوں نے دشمنی کی وجہ سے بھی کہا جس پر یہ آیت اتری تو مطلب یہ ہوا کہ اتنے وہ ہے جسکے مرنے کے بعد اس کا ذکر متوجہ جائے، ان مشرکین نے حضورؐ کی نسبت بھی بھی خیال کیا تھا کہ انکے لئے کتو انتقال کر گئے وہ نہ رہے جنکی وجہ سے آپؐ کے انتقال کے بعد بھی انکا نام رہتا۔

حاشا وکلا اللہ تعالیٰ آپؐ کا نام رہتی دنیا تک رکھے گا۔ آپؐ کی شریعت ابدا آباد تک باقی رہے گی۔ ۲۴ پکی اطاعت ہر کہہ و مہ پر فرض کردی گئی ہے۔ آپؐ کا پیارا اور پاک نام ہر مسلمان کے دل و زبان پر ہے اور قیامت تک فضا نے ۲ سالی میں عروج و اقبال کے ساتھ گونجا رہے گا۔ بخوبی میں ہر وقت اسکی منادی ہوتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ آپؐ پر اور آپؐ کی آل و اولاد پر اور ازدواج و اصحاب پر قیامت تک درود و سلام بے حد بکثرت بھیجا رہے گی۔



© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com